الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

شمائمِ امدادیہ

عکس

قطبِ عالم حضرت مولانا شاہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ
کے حالات، ملفوظات اور تصوف سے سرشار مضامین کا مجموعہ

کتب خانہ شرف الرشید
شاہ کوٹ (شیخوپورہ) مغربی پاکستان

یا لطیف

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون ط

شمائم امدادیہ

اردو ترجمہ

نفحات مکیہ من مآثر امدادیہ

یعنی

حضرت قطب العالم حاجی محمد امداد اللہ صاحب چشتی صابری مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ

کے حالات مبارکہ، ملفوظات اور تصوف سے سرشار مضامین کا مجموعہ

ناشر

احقر العباد محمد حسین الرشید عفا اللہ عنہ،

برائے فرم

کتب خانہ شرف الرشید شاہ کوٹ، مغربی پاکستان،

بارِ دوم

۱۳۸۶ھ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اے ہمارے رب! ہم سے قبول فرمائیے بیشک آپ سننے والے جاننے والے ہیں۔"

ھدیہ ۲/- روپے

مطبوعہ .... نامی پریس لاہور

فہرست مضامین

فرمایا کہ حضرت پیر و مرشد کے مزار مقدس پر جا کر غرق ہو گیا پھر فرمایا کہ حضرت پیر و مرشد تو زندہ تھے اول اول عنوان
فرمایا۔ پھر حضرت قطب صاحب نے مجھ سے فرمایا کہ تمہارا مقصود وہی نکو تہ ہاسے پیر و مرشد سے ملے گا اور چند باتیں
کہیں فرمایا کہ اس شعر سے نقل کر جانے ———— اور حضرت قطب صاحب نے ان کلمات کے کہنے سے چند مسائل
حل کئے اور فرمایا اس پیر کی تیری یہاں آ کر خوبی واضح ہوئی۔ فرمایا کہ ایک بار مشائخ رامپور میں سے شاہ رکن عالم بھی تھے
میرے وطن تھانہ بھون میری ملاقات کو تشریف لائے اور میرے احباب کی کیفیت دیکھ کر بہت خوش ہوئے
شاہ رکن عالم فرمانے لگے آپ کے بعض احباب تو آپ کو مشائخ قدماء پر ترجیح دیتے اور کہتے ہیں کہ اگر اس وقت حضرت شبلی
و جنید بھی موجود ہوں تو ہم اپنے شیخ کو چھوڑ کر انکی طرف ہرگز رجوع نہ کریں میں نے کہا کہ یہ ثمرہ عقیدت
و محبت کا ہے ورنہ یہاں تو کچھ کمال و ہنر نہیں ہے۔ نفاع بدوی کا قصہ بیان فرمایا کہ اسکو مجھ سے عقیدت و محبت
تھی جب مدینہ منورہ کو قافلہ جاتا تھا اول وہ میرے احباب کو لیتا تھا بعدہ دوسرے مسافروں کا ساتھی
ہوتا تھا اور رستہ در دنیا تھا۔ ایک مرتبہ مجھکو مدینہ منورہ لئے جاتا تھا اس نے ایک حدی شروع کی کہ جس سے مجھکو
حقیقت حدی کی معلوم ہوئی اور مجھ کو خوب مست کر دیا اور خود بھی مست ہو گیا نفاع کے باہم و بدوؤں
میں ایک بار لڑائی ہوئی اسی کے پاؤں میں گولی لگ کر اندر رہ گئی باوجود دوا و علاج کے کئی مہینے تک
اچھا نہ ہوا میرے پاس دعا کو کہلا بھیجا۔ تھوڑے دن بعد وہ آیا اور بہت اعزاز و اکرام کرنے لگا کبھی
دست بوسی کرتا اور کبھی پابوسی میں نے اس سے اسکی بیماری کا حال پوچھا جواب دیا کہ جب مجھکو حالت
یاس کی ہوئی تو آپ کی طرف ملتجی ہوا دیکھا کہ آپ نے میرا پیر پکڑ کر دبایا اور گولی کو باہر پھینک دیا صبح
کو گولی خود بخود نکل گئی۔ میں نے (راوی) عرض کیا کہ آپ کی خادمہ پیرانی صاحبہ سے نقل کرتی ہیں کہ ایک بار
میرے بھتیجے حج کو آئے تھے انگوٹ تباہی میں آ گیا حالت مایوسی میں انہوں نے خواب دیکھا کہ ایک
طرف حاجی صاحب اور دوسری طرف حافظ جیو صاحب انگوٹ کو شانہ دیئے ہوئے تباہی سے
نکال لے چلے ہیں صبح کو معلوم ہوا کہ انگوٹ دو دن کا راستہ طے کر کے صحیح و سالم کنارہ پر لگ گیا۔ فرمایا
کہ مجھکو کیا معلوم فاعل حقیقی خداوند کریم ہے کیا عجب کہ صحیح ہو دوسروں کے لباس میں آ کر خود مشکل
آسان کر دیتا ہے اور نام ہمارا تمہارا ہوتا ہے (ناقل کا واپسی از عرب یہ معلوم کر کے کہ بحر ہند میں بہت
جوش ہے مجھکو انگوٹ میں اکثر استغراق ہوتا تھا مگر اسی حالت میں یہ معلوم ہوتا تھا کہ انگوٹ کے
داہنے بائیں حضرت صاحب قبلہ اور حضرت شیخی مولانا محمد احسن صاحب نانوتوی مدظلہ جلوہ افروز ہیں اور

انگوٹ کو سنبھالے ہوئے ہیں الحمد للہ کہ ۵ صفر ۱۳۱۲ھ کو بخیر و عافیت کراچی بندر پہنچ گئے اور کسی دن
طغیانی تک نہیں ہوا۔ ایسے ہی اور اکثر واقعات و حالات حضرت صاحب کے ہیں جو خود زبان مبارک
سے بھی ارشاد فرماتے اور یوں بھی ظاہر ہوئے لیکن انکو لکھ کر اس کتاب کو طول دینا ہے لہذا اپنی طرف
سے اس معاملے میں خاموشی اختیار کی جاتی ہے ۱۲ منہ۔ فرمایا کہ آج ہمارے گھر میں ذکر تھا کہ ہمارے
وطن میں ایک گھر میں افلاس تھا انہوں نے آپ سے تعویذ مانگا آپ نے انکو تعویذ عنایت کیا اسکی برکت
سے چند روز میں ان کی حالت مبدل بہ غنا ہو گئی ان سے کسی دوسرے گھر والوں نے شکایت کی
ان لوگوں نے اپنا تعویذ دیکر کہا کہ اس کو چند روز اپنے یہاں رکھو انکو بھی خدا نے فراغت دی اسی
طرح وہ تعویذ کئی جگہ گیا فرمایا کہ مجھکو اس کی خبر بھی نہیں ہے انکا اعتقاد یہ کام کرواتا ہے ورنہ
مجھ میں تو کچھ کمال نہیں ہے۔ مولوی منظور احمد صاحب کا خط مدینہ طیبہ سے آیا تھا اس میں انہوں نے اپنی
علالت کا حال لکھا تھا اور یہ بھی لکھا تھا کہ مجھے موت سے بالکل گھبراہٹ نہیں ہے بلکہ موت کی ہر وقت
تمنا و آرزو ہے۔ آپ نے فرمایا کہ مولوی صاحب بے شک ولی ہیں ولی کی نشانیوں میں ایک یہ بھی ہے کہ
موت کو دوست رکھے اور اسکا شائق رہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے إِنْ زَعَمْتُمْ أَنَّكُمْ أَوْلِيَاءُ
لِلّٰهِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ اسکا خلاصہ یہ ہے کہ دعویٰ ولایت باری عز اسمہ بدون
تمنائے موت صحیح نہیں۔ ایک روز مولوی منظور احمد صاحب حضرت کی خدمت میں قدم بوسی کو حاضر ہوئے
آپ نے فرمایا کہ جس نے زندہ ولی روئے زمین پر نہ دیکھا ہو اور دیکھنا منظور ہو تو مولوی منظور کو دیکھ
لے یہ بے شک ولی اللہ ہیں۔ فرمایا کہ نماز اشراق کے اول دوگانہ آیۃ الکرسی و آمَنَ الرَّسُوْلُ الی آخر
السورۃ اور دوسرے دوگانہ میں اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ آخر رکوع تک اور هُوَ اللّٰهُ
الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ آخر سورۃ تک اور تیسرے میں قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ
و قل ہو اللہ احد پڑھتا ہوں اور صلوٰۃ الاوابین کے اول دوگانہ میں سورہ واقعہ اور دوسرے میں قل یا ایہا الکفرون اور
قل ہو اللہ احد اور تیسرے میں قل اعوذ برب الفلق و قل اعوذ برب الناس کا ورد کرتا ہوں اور نماز تہجد کی آٹھ رکعت میں آجکل
بسبب علالت کے شروع میں الحمد دو رکعت الم نشرح اور الم ترکیف اور دو میں سورہ اخلاص تین تین بار اور اصل نماز تہجد یہ ہے
کہ کثرت سے قرآن شریف کی تلاوت کرے فرمایا کہ واسطے غنائے قلب کے سورہ واقعہ و سورہ
مزمل و سورہ فاتحہ کا ورد رکھا کرو فرمایا کہ ہم دوسروں کو وہی ورد وغیرہ بتلاتے ہیں جو خود